



USAID  
امریکی عوام کی طرف سے

عورت، فاؤنڈیشن



# قوانين برائے حقوق نسوان

ساشے پاکستان عورت فاؤنڈیشن کے صنفی مساوات پروگرام کے تحت، امریکی عوام کی حمایت کے ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوالیں ایڈ) کے توسط سے، پنجاب کے چھ اضلاع بشمول راولپنڈی، چکوال، سرگودھا، منڈی بہاؤ الدین، خوشاب اور لاہور میں صنفی مساوات کے حوالے سے ایڈوا کسی اور آگئی مہم چلا رہا ہے۔ اس مہم کے بنیادی مقاصد میں خواتین خصوصاً صنفی بینیاد پر تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کو ان کے تحفظ کے لئے موجود قوانین سے آگئی فراہم کرنا بھی شامل ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ساشے پاکستان ”قوانين برائے حقوق نسوان“ کے نام سے اس کتابچے کی اشاعت کر رہا ہے جس میں خواتین کے تحفظ کے حوالے سے موجود قوانین کو مختصرًا اور عام فہم زبان میں بیان کیا گیا ہے۔



## گھر یوتشرڈ (روک تھام و تحفظ) بل، 2012ء



کسی بھی شخص کیلئے خاندان اس کی کل کائنات کے مترادف ہے۔ کسی بھی قسم کا تشدد خاندانی زندگی کو بھونچال کی ماں نہ چھوڑ کر کھدیتا ہے۔ اکثر اوقات تشدد کے نتیجہ میں ایسے نفسیاتی مسائل جنم لیتے ہیں جو متاثرہ شخص خصوصاً خواتین اور بچوں کیلئے عمر بھر کاروگ بن جاتے ہیں۔

انہی مسائل سے نمٹنے کیلئے گھر یوتشرڈ (روک تھام و تحفظ) کا بل عمل میں آیا تاکہ اس رجحان کا سختی سے سد باب کیا جائے۔ یہ بل "قومی پالیسی برائے ترقی نسوان" (National Policy for Development of Women and Empowerment of Women) اور "خواتین سے ہر قسم کے امتیازی سلوک کے سد باب کیلئے کونشن" (Convention for Elimination of all Forms of Discrimination against Women) کے نتیجہ میں تجویز ہوا۔ یہ بل بینادی طور پر تعزیرات پاکستان 1860 اور ضابطہ فوجداری 1898 پرمنی ہے۔ تاہم یہ قانون صرف دار الحکومت اسلام آباد اور شادی شدہ خواتین تک محدود ہے۔ البتہ یہ سہولت موجود ہے کہ راولپنڈی میں رہائش پذیر کوئی خاتون بشرطیہ وہ اسلام آباد میں ملازمت کرتی ہو، اس حوالے سے دار الحکومت کی سیشن کورٹ میں مقدمہ درج کر سکتی ہے۔

یہ قانون (دفع 2(ایج)) کے زیر تھت تشدد کی متعدد اقسام پر لاگو ہوتا ہے جیسا کہ دوسروں کو غلط کام کیلئے مجرور کرنا، جنسی طور پر ہراساں کرنا، اسلحہ کے ساتھ یا اس کے بغیر دھمکانا، دھمکی دینا وغیرہ جبکہ جذباتی، نفسیاتی اور زبانی بدسلوکی (دفع 4(ایف)) کے زیر تھت) میں نقصان پہنچانے کی کوشش، جسمانی، جنسی اور معماشی بدسلوکی، بفعی کیلئے مائل کرنا، پیچا کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ دفع 4(ایج) کے زیر تھت متاثرہ خاتون کو نظر انداز کرنا اور بے یار و مددگار چھوڑ دینے جیسے مقدمات آتے ہیں۔

یہ بل (دفع 4 کے تحت) تشدد کے دیگر واقعات کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ جن میں اسلحہ کے بغیر دھمکی، تشدد کی نیت سے حملہ کرنا، ڈرانا و دھمکانا، جذباتی، نفسیاتی یا زبانی تکلیف دینا، نقصان پہنچانے کی کوشش، جسمانی، جنسی اور معماشی تکلیف، دھوکہ دہی، چھیڑ خانی اور تشدد کا شکار شخص کو نذر انداز یا اس کے حال پر چھوڑ دینا شامل ہیں۔

گھر یو شد کخلاف درخواست فرسٹ کلاس مجرم یہ اور جج کی عدالت میں داخل کی جاسکتی ہے۔ متاثرہ خاتون کی مدد اور تحفظ کیلئے آٹھ رکنی حفاظتی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ درخواست داخل کرانے کے ایک ہفتہ میں سماحت کی تاریخ دی جائے گی جبکہ ملزم کو نوش ملنے کے ایک ہفتہ کے اندر عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ پہلی سماحت کے بعد ایک مینے کے اندر دوسرا سماحت ہوگی۔ اس عرصہ میں ابتدائی معاشی تحفظ، تحویل، رہائش، تحفظ و رہائش کے احکامات میں تبدیلی کیلئے عدالت تغیریات پاکستان کی دفعہ 8 کے تحت بھی قوتی حکم صادر کر سکتی ہے۔

مستقبل میں ایسے تشدد سے بچاؤ اور متاثرہ خاتون اور اس کے بچوں کی مدد کیلئے عدالت قانونی رہنمائی، تحفظ اور رہائش کے بنو بست کا حکم بھی دے سکتی ہے۔ "سرپرست اور زیر سرپرست کے قانونی مسودات" 1890 (Guardians and Wards Acts 1890) کے تحت بچوں کی تحویل بشمول پولیس کی جانب سے حفاظت، اشیاء ضروریہ کی حوالگی اور یقین دہانی باٹھ کو بھی یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

★ عدالت ملزم کے ملازمتی ادارے اور قرض دار کو بھی حکم دے سکتی ہے کہ ملزم کی تنخواہ، یومیہ آمدن یا قرض کی رقم سے متاثرہ خاتون کو رقم ادا کرے۔

★ گھر یو شد کے قانون کی خلاف ورزی کرنیوالے کو جرمانے اور قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

★ عدالتی حکم عدوی پر پہلی بار چھ ماہ قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا ہوتی ہے۔

★ اگر دوسرا یا تیسرا بار حکم عدوی ہو تو دو سال قید اور کم از کم دو لاکھ روپے جرمانہ ہوتا ہے۔ جرمانہ کی رقم متاثرہ خاتون کو ادا کی جاتی ہے۔

# خواتین مخالف کارروائیوں کی روک تھام (نوجاری قانون میں ترمیم) کا قانونی مسودہ، 2011ء

پاکستان میں خواتین کے سماجی و معاشی اختیارات میں اضافہ کی غرض سے محفوظ ماحول کو لیقینی بنانے میں یہ قانون سنگ میں کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملک بھر میں کوئی بھی خاتون اس قانون کو استعمال کرتے ہوئے اپنے معاشی اور سماجی حقوق کو محفوظ کر سکتی ہے۔

یہ قانون ملکی آئین اور "خواتین سے ہر قسم کے امتیازی سلوک کے سد باب کیلئے کنوشن" (Convention for Elimination of all Forms of Discrimination against Women) موجود میں الاقوامی انسانی حقوق پر مبھی کردہ اصلاحات پر مبنی ہے۔ تغیریات پاکستان 1860 کے مطابق مرضی سے شادی کرنے والی خواتین کو "بدله صلح، اونی، اسوارا، قرآن سے شادی اور حق بکھوانا" جیسے صفتی تفریق پر مبنی اقدامات کیخلاف تحفظ دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دفعات 498 بی اور 498 سی کے تحت جائزیاد میں ان کا حصہ بھی لیقینی بناتا ہے۔

اس قانون کے ذریعے خواتین کے حقوق کی پامالی میں ملوث شخص کو سخت ترین سزا کیں ملتی ہیں اور زبردستی زنا کرنے والے کو سیاسی مداخلت کے بغیر سزا لیتی جاتی ہے۔ یہ جرائم قابل دست شناسی (بغیر وارنٹ گرفتاری)، ناقابل صفات اور ناقابل تلافی ہیں۔ تاہم گرفتاری سے پہلے وارنٹ بھی جاری کئے جاسکتے ہیں۔

جنہی زیادتی کا شکار خاتون کو انصاف کی لیقینی فراہمی اور اسے سیاسی مداخلت سے قمعی پاک رکھنے کیلئے حال ہی میں دفع 402 ڈی کا اضافہ ہوا ہے جس کے تحت صوبائی حکومت سے زنا بالجبر کے حوالے سے عدالتی احکامات کی معزولی، خاتمه اور رد و بدل کے اختیارات واپس لے لئے گئے ہیں۔ دفع 401، 402، یا 402 بی کے تحت سزا کیں زیادتی کیلئے مختص سزا پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔

سیشن کورٹ اور فرسٹ کلاس محستر یہ ایسے مقدمات کی سماعت کر سکتے ہیں۔ اس قانون کے تحت درج ذیل سزا کیں ہوتی ہیں۔

- الف) بدل صلح۔ تین سے سات سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ
- ب) قرآن سے شادی۔ تین سے سات سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ
- پ) جائیداد میں حصہ نہ دینے کی صورت میں پانچ تا دس سال قید یا دس لاکھ روپے جرمانہ یادوں کے جاسکتے ہیں۔
- ت) زبردستی شادی۔ تین تا سات سال قید بمحض پانچ لاکھ روپے جرمانہ۔

## تیزاب پر حداور تیزاب سے وابستہ جرائم کی روک تھام کا قانونی مسودہ، 2010ء

یہ قانون خواتین کو ایسے واقعات سے محفوظ رکھنے کیلئے بنा ہے جس میں کسی کی بیانی مواد کے ذریعے ان کے چہرے اور جسمانی خدوخال کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ تعریفات پاکستان 1886، ضابطہ فوجداری 1898 اور زہر کے حوالے سے قانونی مسودہ 1919 متأثرہ خواتین کی اعانت کے ساتھ ساتھ زہر یا مواد کے کاروبار پر بھی حد لگاتا ہے۔

اگرچہ یہ قانون جنسی غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتا ہے تاہم اس کا بنیادی مقصد خواتین کیلئے دھمکی، ڈر، خوف اور تکلیف سے پاک محفوظ ماحول کو یقینی بنانا ہے جہاں وہ پر وقار ندگی گزار سکیں۔ البتہ مرد حضرات بھی اس قانون سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ قانون پاکستان بھر میں موثر ہے اور کوئی کم سن بھی اپنے سر پرست کے ذریعے انصاف حاصل کر سکتا ہے۔

کسی کو بھی دانستہ طور پر آگ، گرم آلے، خطرناک شے، تیزاب، دھماکہ جیز، زہر یا ایسے مواد سے زخم کرنا یا ایسے مواد سے نقصان پہنچانا جس کے چھونے، کھانے یا لگانے سے انسانی جسم کو خطرہ لاحق ہو، قانوناً جرم ہے۔ یہ ان جرائم کے علاوہ ہے جو تعریفات پاکستان کے مطابق بھی جرم قرار پاتے ہیں۔ نقصان پہنچانے سے مراد ایسا اقدام ہے جس میں تکلیف، نقصان، بیماری، کسی بھی جسمانی جزو کی خرابی اور اسے ناکارہ کرنا ہے جو پہلے سے ہی جرم قرار پا چکا ہے۔

اس قانون میں دیگر صفائی تشدد کے جرائم جیسا کہ چولہا پکھنا، گیس کا اخراج، تیزاب پھینکنا، بجلی کے جھٹکے دینا اور اراداتاً کسی کو زہریلا کیمیائی مواد پلانا شامل ہیں جو دفعہ 1336 اے کے تحت ہے۔ زہر کے حوالے سے قانونی مسودہ 1919ء خصوصاً دفعہ 12 اے کے تحت زہر کی فروخت اور درآمد کی خلاف ورزی آتی ہے۔ ان مقدمات کی سماعت سیشن کورٹ میں ہو سکتی ہے۔ اس قانون کے تحت جرائم ناقابلِ ضمانت اور ناقابلِ تلافی ہیں جبکہ ملزم کو ارنٹ کے بغیر گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ 1336 اے کے تحت قید بامثلقت یا عام عمر قید، کم از کم پانچ لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزا میں دی جاسکتی ہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں درآمد، برآمد اور تیاری کا لائنمن بھی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ عدالت متاثرہ شخص کی مالی معاونت کیلئے ملزم کی تنخوا اور جائیداد کی رقم سے ادائیگی کا اختیار بھی کھلتی ہے۔ تاہم ادائیگی کیلئے یہ سہولیات میسر نہ ہوں تو عدالت کے پاس کوئی تبادل موجود نہیں۔

اس قانون میں زہریلے یا نقصان دہ کیمیائی مواد کی تیاری، درآمد، فروخت اور خرید کے حوالہ سے قصیلی ضابطہ موجود ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں ایک سال قید، ایک لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزا میں دی سکتی ہیں۔ یہی جرم دوسرا بار سرزد ہونے کی صورت میں سزا دو سال اور جرمانہ دولاکھ روپے ہوگا۔

## جامعہ ملازمت پر خواتین کو جنسی ہراسان کرنے کی خلاف قانونی مسودہ، 2010ء

یہ قانون اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے عمل میں لا یا گیا کہ ملکی معاثی ترقی اور خوشحالی کیلئے خواتین کا با اختیار ہونا ناگزیر ہے۔ اس قانون کا بنیادی مقصد دفاتر میں ایسے محفوظ ماحول کو لیفی بانا ہے جہاں خواتین ہراسان ہوئے بغیر باوقار طریقہ سے فرائض انجام دے سکیں۔ پورے پاکستان اور تمام اداروں شامل وفاق، تمام صوبوں، سرکاری، نیم سرکاری وغیر سرکاری، ملٹی نیشنل، کار پوریٹ، رجسٹر شدہ سول سو سائیز اور نجی طور پر چلنے والے صنعتی اداروں میں کمپنیز آرڈنمنش (فرمان) 1984ء (XLVII of 1984) کے تحت اس قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ قانون اسلام اور خطے میں دیگر مذاہب سمیت بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کو ذہن میں رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ مفصل قانون کی تیرہ دفعات اور ایک ضابطہ کار ہے۔ شکایت کی صورت میں کوئی بھی مردو عورت بشمول مستقل و عارضی ملازم، کار آموز، فی گھنٹہ، یومیہ، ہفتہ وار یا ماہوار تنخواہ دار اس قانون سے استفادہ کر سکتا ہے۔ جنسی عدم تفریق کے باوجود تمام طریقہ کا صنفی حاسیت کو قیمتی بناتا ہے جبکہ اس قانونی مسودہ کا بیان برائے اعتراضات ووجہات اخصوصی طور پر پیشہ درخواستیں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

دفاتر میں ہر اسال کرنے کے تمام افعال جو متنازعہ شخص کے کام کی کا کر کر دگی پر برا اثر ڈالتے اور اسے پر خطر و پر تشدد ماحول کا شکار کرتے ہیں، جنم کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس میں جسمانی تعلق کیلئے پیش قدمی، متنازعہ شخص کی مرضی کیخلاف زبان تحریر یا جسمانی اظہار کے ذریعے جنسی تعلق کی دعوت دینا، ذلت آمیز رو یہ اختیار کرنا اور پیشکش مسٹر کرنے پر متنازعہ شخص کو مزاد دینا جیسے جرائم شامل ہیں۔

اس حوالہ سے شکایت رکی یا غیر رکی طور پر متعلقہ ادارہ کی تفتیشی کمیٹی کے سامنے پیش کی جاسکتی ہے۔ اس قانون کے مطابق تمام ادارے ایسی تفتیشی کمیٹی بنانے کے مجاز ہیں۔ شکایت درج ہونے کے تین روز کے اندر کمیٹی ملزم سے سات روز میں جواب داخل کرانے کا کہے گی۔

جواب داخل نہ کرانے کی صورت میں کمیٹی ملزم کے موقف کے بغیر ہی کارروائی جاری رکھے گی۔ تحقیقاتی کمیٹی اپنے متن اور تجویز تحقیق شروع ہونے کے تین یوم کے اندر مجاز اتحارٹی کو پیش کرے گی۔ اس میں ملزم کو گنہگار جانتے ہوئے سزا میں بھی تجویز کی جاسکتی ہیں۔ مجاز اتحارٹی تجویز وصول ہونے کے ایک ہفتے کے اندر ان سرزائل کو قیمتی بناسکتی ہے۔ قانون میں نفسیاتی و معاشرتی رہنمائی اور طبی علاج، اضافی طبی رخصت اور مالی معاومنت بھی شامل ہیں۔ غلط احرامات کی صورت میں کمیٹی، تفتیشی افسر سے شکایت کننده کیخلاف مقدمہ کی تجویز بھی دے سکتی ہے۔

تمام مالکان پر فرض ہے کہ وہ دفاتر میں خواستیں کو جنسی ہر اسال کرنے کیخلاف ضابطہ کار کو انتظامی حکمت عملی کا حصہ بنائیں، تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دیں اور کوڑ آف کنڈ کٹ کو انگریزی و مقامی زبانوں میں دستیاب رکھیں۔ اگر مالکان

ایسا نہیں کرتے تو ملازم ان کیخلاف ضلعی عدالت جاسکتا ہے۔ عدالت پچیس ہزار سے ایک لاکھ روپے تک جر نہ کر سکتی ہے۔ قانون میں نفسیاتی و معاشرتی مشاورت اور طبی علاج، مقررہ حد سے زائد طبی چھٹیوں اور مالی معاونت کی سہولت بھی موجود ہے۔

## جنسی ہراساں کرنے پر (فوجداری کا ترمیم شدہ) قانونی مسودہ، 2010ء

سرکاری ونجی اداروں میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس طرح خواتین ان صنعتوں سے محروم رہ جاتی ہیں جس کا وعدہ ان سے آئین پاکستان میں کیا گیا ہے۔ ملکی آبادی کے 50 فیصد کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے حکومت پاکستان نے (جنسی طور پر ہراساں کرنے پر) فوجداری کا (ترمیم شدہ) قانونی مسودہ، 2010ء بنایا۔ اس قانون نے تعزیرات پاکستان 1860 اور ضابطہ فوجداری 1898 میں موجود جنسی ہراساں کرنے کیخلاف تحفظ کو مزید تقویت دی ہے۔

اس قانون میں جنسی ہراساں کرنے کی واضح تعریف کی گئی ہے۔ یہ سات سزاوں کو لیقینی بناتا ہے جبکہ تعزیرات پاکستان کی دفع 509 کے مطابق غلط لفظ کا استعمال بھی جنسی طور پر ہراساں کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔ یہ قانون ملک بھر میں لاگو ہوتا ہے۔ اگرچہ قانون میں کسی ایک صنف کو فوکیت نہیں دی گئی تاہم بیان برائے اعتراضات و جوابات کے مطابق خواتین ہی سب سے زیادہ مستفید ہوتی ہیں کہ متاثر بھی وہی ہیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے کیلئے تمام ہتھکنڈوں کی سزا مقرر ہے۔ اس میں دھمکی، جنسی تعلق کی کلامی یا جسمانی حرکات و سکنات کے ذریعے خواہش کرنا، جسمانی تعلق کیلئے مجبور کرنا اور جسمانی تعلق کا تقاضا پورا نہ ہونے کی صورت میں ملازمت سے انکار، کسی کے کام میں مداخلت اور اس کے اگر دماحول خراب کرنا شامل ہیں۔ اس قانون کے زیر اثر کسی فرد کو گھورنا، جنسی نوعیت کے اطائف، غیر اخلاقی تصاویر اور قابل اعتراض اشیاء دکھانا اور کسی شخص کو اس پر رائے دینے کا کہنا اور سیٹی بجانا تک شامل ہیں۔

یہ قانون صفائیحوالہ سے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ہر جگہ بیشمول بازار، گلیاں، عوای ذرا رائج نقل و حمل وغیرہ پر لاؤ گو ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے خواتین کو دیکھ کر سیئی بھانا، انہیں چھیڑنا اور گھورنا اور غیر اخلاقی کانے گنگنا شامل ہیں۔ قانون میں گھر بیوی جنسی تشدد کا بھی ذکر موجود ہے۔ یہ قانون جاءہ ملازمت پر جنسی ہراساں کرنے کے جرم کا بھی احاطہ کرتا ہے چاہے وہ دفتری اوقات یا اس کے بعد پیش آئے۔ قانون کے تحت جاءہ ملازمت پر ہراساں کرنے کے واقع کی شکایت کیلئے یہ ثابت کرنا اہم ہے کہ یہ واقعہ ملازمت سے وابستگی کے باعث ہوا۔

اس قانون کے تحت مجرم کی تلافی اور حمانت ہو سکتی ہے جبکہ ملزم کو بغیر وارنٹ گرفتار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ فرست کلاس مجسٹریٹ اپنی علاقائی حدود میں یہ جرم ہونے کی صورت میں اس کی سماعت کر سکتا ہے۔

تعزیرات پاکستان کی دفع 509 کے تحت زبانی یا اشاراتنا جنسی ہراساں کرنے کی صورت میں تین سال قید، جرمانہ یادوں سزا میں دی جاسکتی ہیں۔ جبکہ دفع 509 اے کے زیر تحت جنسی ہراساں کرنے پر تین سال قید، پانچ لاکھ روپے جرمانہ یادوں سزا میں ایک ساتھ دی جاسکتی ہیں۔

## تحفظِ خواتین (وجودداری ترا میم) کا قانونی مسودہ، 2006ء

یہ قانون آئینی ضمانتوں، اسلامی قوانین اور میں الاقوامی انسانی حقوق کے معیار کی روشنی میں تشکیل دیا گیا ہے۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے علمبرداروں اور روشن خیال مذہبی مفکرین کی صفائی بر ابری کیلئے دہائیوں پر منی کاوشوں کے نتیجہ میں یہ قانون بنा۔ چند اہم ترین اصلاحات میں زنا کا جرم (حدود کا اطلاق) فرمان (زیادہ تو 1979 (فرمان نمبر VII، 1979)، قذف کا جرم (حد کا اطلاق) فرمان 1979 (اوکیوں)، مسلمانوں میں شادی کے بعد علیحدگی کا قانون (ڈی ایم اے) 1939 (قانونی مسودہ VIII، 1979)، تعزیرات پاکستان 1860 اور ضابطہ وجودداری 1898 شامل ہیں۔

اس قانون کے ذریعے زنا آرڈیننس (زیادا) کی تمام دفعات 11 تا 16 اب تعزیرات پاکستان میں شامل کر دی گئی ہیں۔ 1979ء میں حدود (فرمان) آرڈیننس کے اطلاق سے قبل یہ تمام دفعات تعزیرات پاکستان کا حصہ تھیں۔

ان میں انقلابی اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں جس کے بعد شکایت کے اندر ارج کی صورت میں سکن جاری کئے جاتے ہیں اور کسی کو جیل نہیں بھیجا جاتا۔ اب خواتین صرف الزامات کی زد میں آکر گرفتار یا جیل بردنہیں کی جاسکتیں۔ اس سے خواتین پر ناجائز تعلقات کے الزامات میں ڈرامائی حد تک کمی واقع ہونے کا امکان ہے۔

دفع 203 (اے) (بی) اور (سی) کے تحت پولیس کے اختیارات واپس لیتے ہوئے ناجائز تعلقات یا قذف کی شکایت چار گواہوں کے بیانات کے ساتھ بلا واسطہ ڈسٹرکٹ یا سیشن جج کو کی جاسکتی ہے۔ زنا بالبجر کی تعریف بھی صفائح حساسیت کو منظر رکھتے ہوئے تبدیل کی گئی ہے جو بالکل واضح کرتی ہے کہ زنا بالبجر ایسا جرم ہے جو مرد، عورت کے ساتھ کرتا ہے۔

سولہ سال سے کم عمر خاتون کے ساتھ مرضی سے زنا کو بطور ڈھال استعمال کرنے کو بھی رد کرتے ہوئے اسے زنا بالبجر کے زمرہ میں رکھا گیا ہے۔ اجتماعی زیادتی کی سزا پھانسی ہے جبکہ پھانسی کے مقابل کے طور پر عمر قید کی سزا کا اندر ارج ہوا ہے۔ زنا بالبجر کا جرم اور اجتماعی زیادتی میں تعزیرات پاکستان اور ضابطہ فوجداری کے تحت تعزیر جاننے ہوئے سزا سنائی جائے گی۔

یہ قانون ملک بھر میں لا گو ہے۔ انصاف کیلئے شکایت کنندگان کی درجہ بندیاں اسی قانون چیزیں ہیں جس کے تحت اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں۔ مثلاً اسی ایم ایم اے صرف مسلمانوں پر لا گو ہوتا ہے۔ قوانین کو آسان بنانے کے ساتھ درست انداز میں درجہ بندی اور صحیح معنوں میں ترجمہ کیا گیا ہے مثلاً سولہ سال سے کم عمر بڑی کے ساتھ اس کی مرضی کے مطابق زنا کو بھی زنا بالبجر جتنا جرم قرار دیا گیا ہے۔

اس قانون کے تحت تمام قوانین ناقابل تلافی، ناقابل خمانت اور ناقابل دست شناسی ہیں۔ تاہم زنا بالرضا اور قذف کی صورت میں خمانت ہو سکتی ہے اور یہ قابل دست شناسی بھی ہے۔

اس ترمیمی قانون کے تحت سیشن کورٹ ایسے واقعات کی سماعت کا اختیار رکھتی ہے۔ کسی خاتون کو بری نیت سے درغلانے یا جس بیجا میں رکھنے کے الزام میں بھی فرست کلاس مجرم یہ مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ کر سکتا ہے۔ تاہم زنا بالرضا کے مقدمہ کی سماعت صرف فرست کلاس مجرم یہ کی کر سکتا ہے۔

اس قانون کے تحت کسی عورت سے زبردستی شادی کی خاطر اس کے اخواء یا جس بیجا میں رکھنے کی پاداش میں (دفع 365بی کے تحت) عمر قید اور جرمانہ، جنسی لذت کے حصول کیلئے اخواء یا جس بیجا میں رکھنے کی صورت میں (دفع 387 اے کے تحت) 25 سال تک قید اور جرمانہ، جسم فروشی کیلئے کسی فرد کی خرید و فروخت پر (دفع 371 اے کے تحت) 25 سال تک قید اور جرمانہ، زنا کی صورت میں سزاۓ موت یا 25 تاکم از کم 10 سال قید، دھوکہ دہی سے نکاح ظاہر کر کے بغیر شادی کے ساتھ رہنے کی صورت میں (دفع 376 کے تحت) 25 سال تک قید، کسی مرد کی جانب سے بغیر نکاح کے شادی ظاہر کرتے ہوئے ساتھ رہنے کے جرم میں (دفع 1493 اے کے تحت) 25 سال تک قید با مشقت اور جرمانہ، کسی خاتون کو جرم کی نیت سے درغلانے یا جس بیجا میں رکھنے پر (دفع 496 اے کے تحت) سات سال قید جو با مشقت بھی ہو سکتی ہے اور جرمانہ، زنا بالرضا کی پاداش میں (دفع 495بی کے تحت) پانچ سال تک قید اور 10 ہزار روپے تک جرمانہ، زنا آرڈیننس کی دفع 5 کے تحت اگر جرم 'محسن' ہے تو زنا کی سزا سنگسار کرنا ہے اور اگر 'محسن' نہیں اسی دفع کے تحت زیادہ سے زیادہ 100 کوڑوں کی سزا ہے۔ قذف کی صورت میں قذف آرڈیننس کے تحت 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔

بُدمتی سے اس قانون کے باعث ان میں سے کسی بھی جرم کا شکار فرد کو امدادری ملتی۔ قذف آرڈیننس کے مطابق 'بالغ'، 'حد' اور 'زنا' سے وہی مراد ہے جو زنا آرڈیننس میں موجود ہے۔ اگرچہ مذکورہ بالا اصلاحات بہت حد تک پاکستان میں حقوق نسوان کا تحفظ کرتی ہیں اور صحیح منزل کی جانب ایک قدم ہیں۔ مذکورہ قانونی ترمیم پاکستان میں عورت کی سماجی و معاشرتی زندگی پر دورس متاثر کریں گی۔

## فوجداری مقدمات کا (ترمیم شدہ) قانونی مسودہ، 2004ء

غیرت کے نام پر قتل اور بدلہ صلح اجنب سے مراد قتل کے جرم میں صلح کی نیت سے عورت کو شادی کیلئے پیش کرنا ہے۔ یہ روایت عرصہ قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ اس روایت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جبکہ یہ خواتین کی خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمه کے کوشش میں درج بنیادی حقوق کے بھی خلاف ہے۔

اس قانون کا مقصد مذکورہ بالا روایات کی روک تھام ہے جو تانوًا جرم قرار پائی ہیں۔ اس قانون کی خاطر تعزیرات پاکستان اور ضابطہ فوجداری میں بھی دفعات کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ غیرت کے نام پر قتل اور بدلہ صلح کو روکا جاسکے۔ اس قانون کے اطلاق سے پیشہ مذکورہ جرائم میں ملوث افراد قانون کی گرفت سے آزاد تھے۔

یہ قانون ملک بھر میں لا گو ہوتا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل اور بدلہ صلح سے متاثرہ کوئی بھی شخص یا لوحظین، اسی قانون کے تحت انصاف حاصل کرتے ہیں۔ ضابطہ فوجداری میں درج اضافی ضوابط جرم کی نوعیت کا اندازہ لگاتے ہیں جبکہ بدلہ صلح کو ناقابل سمجھوئہ جرم قرار دیا گیا ہے حتیٰ کے لوحظین کی درخواست پر بھی معافی نہیں ملے گی۔ شادی کیلئے خواتین کو پیش کرنا جسے بدلہ صلح کہتے ہیں، کا مقدمہ سیشن کورٹ میں تب چل سکتا ہے جب عدالت ضابطہ فوجداری کے تحت دیگر دفعات پرمنی مقدمات کی سماعت کرے۔

غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں درج ذیل سزا میں مختص ہیں: قصاص (اسلامی قانون کے مطابق جان کے بدلے جان) یا تعزیر کے تحت موت یعنی حد کے قانون کے علاوہ سزا یا عمر قید ہیں۔ تعزیرات پاکستان کے تحت اراداتاً قتل میں تعزیر کے ذریعے 25 سال تک قید سنائی جاسکتی ہے جبکہ کم از کم قید کی معاید مقرر نہیں۔ اگرچہ غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں کم از کم سزا 10 سال ہے۔ صوبائی حکومت کے پاس بھی اختیارات نہیں ہیں کہ وہ غیرت یا امتیازی رسومات کی بنابر ہونیوالے جرائم پر سزاً معطل، منسوخ یا ختم کر سکے۔

قصاص کے حوالے سے قانون کے تحت متاثرہ فرد (ولی) کے قانونی لاحقین سمجھوتہ کر سکتے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ لاحقین قصاص کے ذریعے دیعت کے عوض مجرم کو معاف کر سکتا / سکتے اسکتے ہیں۔ تاہم غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں اگر لاحقین میں سے خود ہی کوئی مجرم ہے تو ایسے شخص کو ولی والاحق حاصل نہیں۔ جس کے نتیجے میں مجرم خود کو ہی معاف نہیں کر سکتا۔ تاہم ان سہولیات کے باوجود دیگر لاحقین کا موجودہ حق جو غیرت کے نام پر قتل میں ملوث ہیں قصاص کے ذریعے برالذمہ ہو سکتے ہیں۔

اگر غیرت کے نام پر کسی شخص کو جسمانی نقصان، تکلیف، بیماری، پاگل پن، زخم دیا جسم کے کسی حصے سے محروم کیا جائے لیکن اس کی جان نہ لی جائے تو تعزیر کے تحت مجرم کو زیادہ سے زیادہ سزا کی ایک تہائی سزا سے کم نہیں دی جا سکتی۔ بدله صلح کی غرض سے کسی عورت کو شادی کیلئے پیش کرنے کی سزا (تعزیرات پاکستان کی دفعہ 310 کے تحت) تین تا دس سال قید با مشقت ہے۔





**USAID**  
امریکی عوام کی طرف سے

عورت فاؤنڈیشن

”یہ اشاعت عورت فاؤنڈیشن کے صفائی مساوات پروگرام کے تحت، امریکی عوام کی حمایت کے ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (پالس ایڈ) کے توسط سے مکن ہوئی۔ اس کے مدرجات سائنس پاکستان کی ذمہ داری ہے اور ان کا امریکی عوام، یواں ایڈ اور عورت فاؤنڈیشن کے خیالات کا عکاس ہونا ضروری نہیں۔“